الشیعہ والسنہ

تالیف

شہید اسلام امام العصر علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ

ادارہ ترجمان السنۃ

لاہور۔پاکستان

الشیعہ والسنہ

اردو

تصنیف

امام العصر علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ

المتوفیٰ

۱۹۸۷ء

ترجمہ

عطاء الرحمن ثاقب

ناشر: ادارہ ترجمان السنۃ لاہور پاکستان

فہرست

کیا شیعہ ختمِ نبوّت کے منکر ہیں؟

عطاء الرحمٰن ثاقب

شیعہ اور عقیدۂ ختمِ نبوّت

عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں کہلا سکتا، اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا چکا ہے اور ان کی سرگرمیوں پر بھی ایک حدتک پابندی عائد کر دی گئی ہے۔

قادیانی ختم نبوت کے منکر ہیں ان کے نزدیک سلسلہ نبوت منقطع نہیں ہوا بلکہ وہ جاری و ساری ہے اگرچہ وہ ظلی و بروزی کی تقسیم کرتے ہیں تاہم اس تقسیم کا کتاب و سنت میں کوئی وجود نہیں۔

قادیانیوں سے بھی پہلے جس مکتبۂ فکر نے "امامت" کے نام پر ختم نبوت کا انکار کیا وہ شیعہ مکتبۂ فکر ہے۔ ان کے نزدیک "امامت" کا وہی مفہوم ہے جو مسلمانوں کے نزدیک "نبوت" کا ہے۔ میں نے اس انتہائی نازک اور حساس موضوع پر قلم کو جنبش نہیں دی تا وقتیکہ میں نے علامہ ظہیر شہید کی تصنیفات کے علاوہ خود شیعہ مراجع و مصادر کا بغور مطالعہ نہیں کر لیا۔ مختلف شیعی کتب کے مطالعہ کے بعد جب میرے پاس دلائل و براہین کی اتنی بڑی تعداد جمع ہو گئی جن پر ایک ایسی عمارت ایستادہ کی جا سکے کہ جس میں بیٹھے ہوئے حریف کو دلائل کے سامنے سرِ تسلیم خم کیے بغیر کوئی چارۂ کار اور راہ فرار نہ ہو تب میں نے اللہ کے فضل سے اس موضوع پر اپنی قلم کو حرکت دینے کی جسارت،

کی مجھے امید ہے کہ ان شاء اللہ العزیز یہ مقالہ قارئین کی بھرپور التفات وتوجہ حاصل کریگا۔

ثاقب

اُس فکر کہ جس پہ شیعہ مذہب کی عمارت اور اُس فکر کے درمیان کہ جس پہ شریعت اسلامیہ کی عمارت ایستادہ ہے ایک واضح فرق یہ ہے کہ اسلام کے برعکس شیعہ مذہب میں ختمِ نبوت کا کوئی تصور نہیں۔

شائد قارئین کرام اتنی عبارت پڑھ کر میرے اوپر انتہا پسندی اور تطرف کا حکم لگادیں مگر جب وہ اُن کثیر التعداد دلائل کا مطالعہ کریں گے جو اس مقالہ میں بیان کیے گئے ہیں۔ تو یقیناً انھیں اپنی رائے تبدیل کرنے کے سوا کوئی مفر نہیں ہوگا انہیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ میں نے اس سلسلہ میں اللہ تعالٰے کے اس فرمان پہ عمل کیا ہے " ولا یجرمنکم شنآن قوم علی ان لاتعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ"

ترجمہ: تمہیں کسی قوم کی مخالفت عدل و انصاف سے روگردانی پر مجبور نہ کرے اختلاف کے باوجود عدل و انصاف کرنا تمہاری ذمہ داری ہے اور تقویٰ کا بھی یہی تقاضا ہے۔

ہمارے ہاں المیہ یہ ہے کہ اہلِ سنت کے ساتھ ساتھ خود شیعہ مکتبۂ فکر سے تعلق رکھنے والے اکثر حضرات کو بھی شیعہ مذہب کے عقائد اور اس کی تاریخ کا علم نہیں ہے۔ وہ اپنی سادہ لوحی کی بنا پر یہ سمجھتے ہیں کہ شائد حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے ذکر پہ آنسو بہا لینے، ماتم کر لینے اور تعزیہ نکال لینے کا نام ہی شیعہ مذہب ہے مجھے یقین ہے کہ اگر خود شیعہ حضرات کو بھی شیعی عقائد کا علم ہوجائے تو یقیناً وہ اس مذہب سے توبہ کرنے میں ہی اپنی عاقبت کی بہتری خیال کریں۔

امام العصر علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ کا شیعہ قوم پہ یہ احسان عظیم ہے کہ آپؒ نے اپنی تصنیفات اور محاضرات کے ذریعے شیعہ مذہب کی اصلیت اور تاریخی حیثیت واضح کی تاکہ شیعہ قوم کا وہ طبقہ جو صرف اپنی سادہ لوحی کی وجہ سے شیعہ عقائد کو اختیار کیے ہوئے ہے حقیقت سے آگاہ ہو کر اُس مذہب سے توبہ کر کے اپنی عاقبت سنوارنے کی طرف توجہ دے سکے کہ جس مذہب کا اس دین سے کوئی تعلق نہیں جو اللہ تعالے نے جبریل امین کے واسطے سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہ نازل فرمایا تھا۔

عقیدہ ختم نبوت سے انکار بھی اُن عقائد میں سے ہے جن کا اہلِ سنّت کے ساتھ ساتھ خود شیعہ اکثریت کو بھی علم نہیں۔ یہ ایک ایسا عقیدہ ہے کہ جس سے آگاہی کے بعد شیعہ قوم کے صاحب بصیرت طبقے سے یہ امید کی جا سکتی ہے کہ وہ اس مذہب سے اپنا تعلق ختم کر لے۔

شیعہ قوم اپنے بارہ اماموں کو اُن صفات سے متصف کرتی ہے جو کہ نبوت کا خاصہ ہیں۔

۱۔ اُن کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہونا۔

۲۔ اُن کا معصوم عن الخطا ہونا۔

۳۔ اُن کی اطاعت کا فرض ہونا۔

۴۔ ان پہ وحی اور فرشتوں کا نزول ہونا۔

یہ چاروں صفات اگر کسی بھی انسان میں پائی جائیں تو اس میں اور انبیائے کرام میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا جب کوئی شخص کسی کے بارے میں یہ کہتا ہے کہ:

۱۔ وہ اللہ کی طرف سے لوگوں کی ہدایت کے لیے مبعوث ہے۔

۲۔ وہ معصوم عن الخطا ہے۔

۳۔ اس کی اطاعت فرض ہے۔

۴۔ اس پر وحی نازل ہوتی ہے۔

تو گویا کہ وہ اسے اللہ کا نبی خیال کرتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لیے مبعوث کیا ہے۔

شیعہ مذہب میں بارہ اماموں کو یہ چاروں حیثیتیں حاصل ہیں چنانچہ اس مذہب میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی نہ تھے۔ اور نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ بلکہ "امامت" کے لبادے میں نبوت جاری و ساری رہی اور بارہ امام بارہ امام نہیں بلکہ بارہ نبی تھے

اب ہم ان چاروں صفات یعنی بعثت، عصمت، وجوب اطاعت اور نزول وحی کو خود شیعہ کتب کی روشنی میں ثابت کرتے ہیں کہ شیعہ مذہب کے مطابق بارہ امام ان چاروں صفات سے متصف ہیں۔

بعثت

مشہور شیعہ عالم جسے شیعہ قوم نے "خاتمۃ المحدثین" کا لقب دے رکھا ہے یعنی "ملا باقر مجلسی" اپنی مشہور کتاب "حق الیقین" میں لکھتا ہے:

"بارہ امام اللہ کی طرف سے منصوص یعنی مبعوث ہیں" [۱]

شیعہ قوم کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بارہ اماموں کو بذریعہ نص یا کہہ لیجئے آرڈیننس کے ذریعے نامزد کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نص نازل ہوئی تھی جس میں اماموں کو نامزد کیا گیا تھا۔ اس نص کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ پہلے امام تھے اور محمد بن الحسن العسکری آخری امام، چنانچہ شیعوں کے "شیخ صدوق" ابن بابویہ قمی، محمد بن یعقوب کلینی اور مشہور شیعہ عالم طوسی نے اپنی کتب میں روایت بیان کی ہے کہ:

۱؎ حق الیقین ۴۷۔

"اللہ تعالٰے نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ پر وفات سے قبل ایک کتاب نازل فرمائی اور کہا:

یا محمد! ھذہ وصیتك الی النجبة من اھلك کہ اے محمدؐ! یہ تیرے خاندان کے معززین کے لیے وصیت ہے۔

آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا: میرے خاندان کے معززین کون لوگ ہیں؟

جبریل نے کہا: علی بن ابی طالب اور ان کی اولاد میں سے فلاں فلاں۔

اس کتاب پر سنہری رنگ کی مہریں لگی ہوئی تھیں، آپ نے وہ کتاب امیر المؤمنین علیہ السلام کے سپرد کر دی چنانچہ علی علیہ السلام نے ایک مہر کو کھولا اور اس وصیت کے مطابق دورِ امامت میں عمل کیا۔ پھر حضرت حسن علیہ السلام نے دوسری مہر کو کھولا اور وصیت کے مطابق عمل کیا حتی کہ وہ کتاب آخری امام تک پہنچ گئی"[۱]

شیعوں کا "امام بخاری" محمد بن یعقوب کلینی حضرت جعفر کی طرف منسوب کرتے ہوئے اصولِ کافی میں لکھتا ہے:

"ان الامامة عھد من الله عزوجل معھود لرجال مسمین، لیس للامام ان یزویھا عن الذی یکون من بعدہ"

"امامت اللہ عزوجل کی طرف سے ایک منصب ہے جس پر چند برگزیدہ اور متعین ہستیاں فائز ہیں! کوئی امام اپنے اختیار سے اپنے بعد والے امام کو اس منصب سے محروم کر کے کسی اور کو اس پہ فائز نہیں کر سکتا"[۲]

---

[۱] عیون اخبار الرضا از ابن بابویہ قمی ج ۱ ص ۴۳، اصول کافی ۱/۲۸۰، کمال الدین وتمام النعمۃ از قمی ۲/۶۶۹، امالی الصدوق ۳۲۸، امالی الطوسی ۲/۵۲، کتاب الغیبہ از طوسی ۹۰۔

[۲] اصول کافی از کلینی باب أن الامامۃ عھد من اللہ۔

یعنی بارہ اماموں میں سے ہر ایک کا تقرر و تعین اللہ کی طرف سے ہوا ہے، امامت ایک منصب الٰہی ہے وہی جسے چاہتا ہے امام مقرر کرتا ہے۔

شیعہ اکابرین کا کہنا ہے

"یجب علی اللہ نصب الامام کنصب النبی"[1]

"اللہ تعالیٰ کا فرض ہے کہ وہ امام کو بھی اسی طرح مقرر کرے جس طرح کہ وہ نبی کو مقرر کرتا ہے"

یعنی امامت کا منصب بھی نبوت کی طرح اللہ کی طرف سے عطا کردہ ہے۔

اس عقیدے کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ شیعوں کے نزدیک اللہ کی طرف سے مقرر کردہ پہلے امام تھے اور ان کی امامت پہ ایمان لانا اسی طرح فرض تھا جس طرح کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت پہ ایمان لانا اس کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور شیعہ عالم مفید لکھتا ہے:

"امامیوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رسول اللہ نے اپنے بعد امیر المؤمنین علی علیہ السلام کو خلیفہ نامزد کیا تھا چنانچہ ان کی خلافت و امامت کا منکر، دین کے ایک اہم فرض اور بنیادی رکن کا منکر تصور ہوگا۔"[2]

شیعہ عقیدے کے مطابق امت مسلمہ کے وہ تمام مکاتب فکر جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ کا خلیفہ مانتے ہیں وہ نہ صرف دین اسلام کے ایک بنیادی رکن بلکہ سرے سے نبوت ہی کے منکر ٹھہرتے ہیں، کیونکہ "علی علیہ السلام کی امامت کا انکار تمام انبیائے کرام کی نبوت کا انکار کرنے کے مترادف ہے"[3]

---

[1] ملاحظہ ہو منہاج الکرامہ از حلی صفحہ ۷۲، اعیان الشیعہ ۱/۶، الشیعۃ فی التاریخ از محمد حسین الزین صفحہ ۴۴، اصول المعارف از محمد موسوی صفحہ ۸۲۔

[2] اوائل المقالات از مفید صفحہ ۴۸۔

[3] ملاحظہ ہو اعتقادات الصدوق نقل از مقدمۃ البرہان صفحہ ۱۹

محمد بن یعقوب کلینی حضرت باقر کی طرف منسوب کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"اللہ نے علی علیہ السلام کو اپنی مخلوق کے لیے نشان ہدایت بنا کر مبعوث کیا ہے۔ جس نے ان کی معرفت حاصل کر لی وہ مومن قرار پائے گا، جو ان سے بے خبر رہے گا وہ گمراہ کہلائے گا، اور جس نے ان کے ساتھ کسی اور کو بھی (خلافت و امامت میں) شریک کیا اسے مشرک کہا جائے گا۔"[1]

شیعہ محدث ابن بابویہ قمی کہتا ہے:

"لیس لاحد ان یختار الخلیفة الا اللہ عزوجل"[2]

"خلیفہ کو منتخب کرنے کا اختیار اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کو نہیں"

مقصود یہ ہے کہ وہ تمام خلفاء جنھیں مسلمان عوام نے منتخب کیا تھا خواہ وہ خلفائے راشدین ہی کیوں نہ ہوں غیر شرعی خلفاء تھے، خلافت و امامت صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حق تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ طرف سے ایک صریح نص کے ذریعے ان کے سر پر تاجِ امامت رکھا گیا تھا۔

طبرسی لکھتا ہے:

"بارہ اماموں میں سے ہر امام اللہ کی طرف سے منصوص یعنی مقرر کردہ تھا"[3]

شیعہ فرقے کے اس عقیدے کو بڑے واضح اور دو ٹوک الفاظ میں بیان کرتے ہوئے "اصل الشیعة و اصولها" کا مصنف لکھتا ہے:

"الامامة منصب الٰھی کالنبوة"[4]

---

[1] اصول کافی ۱/ ۴۳۷

[2] کمال الدین از ابن بابویہ قمی صفحہ ۹۔

[3] اعلام الوری صفحہ ۲۰۶، عقیدۃ الشیعة فی الامامة از شر لیعی صفحہ ۸۴۔

[4] اصل الشیعة و اصولها از کاشف الغطاء صفحہ ۱۰۴

یعنی اُمامت بھی نبوت کی طرح وہبی اور خدائی منصب ہے۔"

ان تمام نصوص و عبارات کا خلاصہ یہ ہے کہ شیعہ علماء اپنے اماموں کو انبیاء و رسل کی مانند اللہ کی طرف سے مبعوث سمجھتے ہیں جب کہ امت مسلمہ کے نزدیک بعثت فقط انبیائے کرام اور رسل اللہ کی خاصیت ہے تو گویا غیر انبیاء کی نسبت مبعوث ہونے کا عقیدہ رکھنا انکار ختم نبوت کی طرف پہلا قدم تھا جو ابن سبا نے اٹھایا اور باقی سبائیوں نے اس کی پیروی کی جو آگے چل کر شیعہ مذہب کی بنیاد بنا۔

عصمت

امتِ مسلمہ کے نزدیک عصمت صرف انبیاء و رسل کا خاصہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے خاتم الانبیاء ہونے کا یہ معنی ہی ہے کیا آپ بھی خاتم المعصومین ہیں، انبیاء کے علاوہ کوئی دوسری شخصیت معصوم عن الخطا نہیں مگر شیعہ علماء کہتے ہیں کہ ائمہ بھی اس صفت میں انبیائے کرام کے ہم پلہ و شریک ہیں جس طرح اللہ تعالےٰ نے انبیائے کرام کی حفاظت و صیانت اور انھیں غلطیوں سے پاک کرنے کا ذمہ لیا ہے۔ بعینہٖ بارہ امام بھی ہر قسم کی غلطی اور لغزش سے پاک ہیں۔

چنانچہ شیعہ محدث طوسی لکھتا ہے:

"العصمة عند الامامیه شرط اساسی لجمیع الانبیاء والائمة علیهم السلام سواء فی الذنوب الکبیرة والصغیرة قبل النبوة و الامامة وبعدهما علی سبیل العمد والنسیان، وهکذا العصمة عن کل الرذائل والقبائح"[۱]

"امامیوں کے نزدیک انبیاء اور اماموں کا معصوم ہونا نبوت و امامت کی بنیادی

۱۔ تلخیص الشافی از طوسی ۱/۶۲

شرط ہے۔ انبیاء و ائمہ کبیرہ و صغیرہ ہر قسم کے گناہوں سے معصوم ہیں، ان سے نبوت و امامت سے پہلے غلطی کے صدور کا امکان ہے نہ نبوت و امامت کے بعد، وہ عمداً گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں نہ نسیاناً، اسی طرح وہ ہر قسم کی غیر اخلاقی اور انسانی مروت کے خلاف حرکات سے بھی معصوم ہوتے ہیں۔

نیز امام چونکہ واجب الاطاعت ہوتا ہے اس لیے اس کا معصوم ہونا ضروری ہے" [1]

ملا باقر مجلسی لکھتا ہے:

"اجماع الامامیة منعقد علی ان الامام مثل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ معصوم من اول عمرہ الی آخر عمرہ من جمیع الذنوب الصغائر والکبائر" [2]

ترجمہ: امامیوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ امام بھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کی طرح صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے از پیدائش تا وفات معصوم عن الخطا ہوتا ہے"

ابن بابویہ نے اپنی کتاب کمال الدین وتمام النعمہ میں "وجوب عصمۃ الامام" کا ایک عنوان قائم کیا ہے جس کے تحت اس نے مختلف روایات کا سہارا لے کر بے بنیاد قسم کے دلائل ذکر کیے ہیں۔ ایک جگہ لکھتا ہے:

"اگر ہم کسی امام کی امامت کو تو مان لیں مگر اس کے معصوم ہونے پر ایمان نہ لائیں تو اس کا معنی یہ ہوگا کہ ہم نے اس کی امامت کو ہی نہیں مانا" [3]

---

[1] تلخیص الشافی صفحہ ۱۹۱۔

[2] حق الیقین از مجلسی صفحہ ۴۰، عقیدۃ الشیعہ فی الامامۃ صفحہ ۲۲۴۔

[3] کمال الدین از ابن بابویہ ۱/ ۸۵۔

یعنی عصمت کے بغیر امامت کا تصور ادھورا اور نامکمل ہے۔ جس طرح یہ کہنا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی تو ہیں مگر معصوم نہیں انکار نبوت کو مستلزم ہے اسی طرح بارہ اماموں میں سے کسی کی عصمت پر ایمان نہ لانا اس کی امامت کے انکار کو مستلزم ہے۔

طبرسی اپنی کتاب اعلام الوریٰ میں لکھتا ہے:

"الامام لابد ان یکون معصوماً" [۱]

"امام کے لیے معصوم ہونا ضروری ہے"۔

نیز "انبیاءؑ اور اماموں کے بارے میں ہمارا اعتقاد ہے کہ وہ ہر قسم کی برائی سے محفوظ ہیں، نہ کسی صغیرہ گناہ کا صدور ان سے ممکن ہے نہ کبیرہ گناہ کا، ان کی عصمت کا انکار کرنے والا ان کی عظمت کا منکر اور ان کی فضیلت سے ناآشنا ہے" [۲]

رسول اللہ کی طرف جھوٹ منسوب کرتے ہوئے ایک شیعہ عالم لکھتا ہے:

"انا و علی والحسن والحسین والتسعة من ولد الحسین مطهرون معصومون" [۳]

"یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں، علی، حسن، حسین اور حسین کی اولاد میں سے نو امام معصوم اور گناہوں سے پاک ہیں"۔

نیز "امام کے لیے معصوم ہونا اس لیے ضروری ہے کہ امام کی بعثت کا مقصد مظلوموں کی دادرسی اور زمین میں عدل و انصاف کا قیام ہوتا ہے اور اگر امام سے

---

[۱] اعلام الوریٰ از طبرسی صفحہ ۲۰۶۔

[۲] بحار الانوار از مجلسی ۱۱/۲/۷۔ [۳] عیون اخبار الرضا از ابن بابویہ قمی ۱/۶۴، عقیدۃ الشیعۃ فی الامامۃ از محمد باقر شریعتی صفحہ ۲۲۸۔

بھی غلطی صادر ہونے کا امکان ہو تو اس کی اصلاح کے لیے کسی دوسرے امام کی ضرورت پڑے گی اور یوں تسلسل لازم آئے گا جو کہ محال ہے [1]

ابن بابویہ قمی اپنی کتاب معانی الاخبار میں لکھتا ہے:

"ابن ابی عمر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے ہشام بن حکم سے پوچھا: کیا امام معصوم ہوتا ہے؟

انھوں نے کہا: ہاں۔

راوی کہتا ہے: میں نے پوچھا: اوصافِ عصمت کیا ہیں؟

کہا: تمام گناہوں کو ہم چار قسموں میں تقسیم کر سکتے ہیں:

حرص، حسد، غضب اور شہوت۔

امام حریص اس لیے نہیں ہوتا کہ ساری دنیا اس کے قبضے میں ہوتی ہے۔ وہ خود دنیا کا مالک ہوتا ہے۔

حاسد اس لیے نہیں ہوتا کہ اس کا رتبہ سب سے بلند ہوتا ہے اور انسان حسد اس سے کرتا ہے جو اس سے بالا ہو۔

اُسے غصّہ اس لیے نہیں آتا کہ اس کی ساری جد وجہد کا محور اللہ کی رضا کا حصول ہوتا ہے۔

دنیوی خواہشات و لذات کا متبع اس لیے نہیں ہوتا کہ اسے آخرت اسی طرح محبوب ہوتی ہے جس طرح ہمیں دُنیا۔

گناہ کی یہ چار قسمیں ہیں اور ان چاروں سے امام محفوظ ہوتا ہے" [2]

---

[1] عقیدۃ الشیعۃ فی الامامۃ از شریعتی صفحہ ۲۲۸۔

[2] معانی الاخبار از قمی صفحہ ۱۳۱، ۱۳۲، امالی الصدوق صفحہ ۵۰۵۔

شیعہ کا چوتھی صدی کا عالم "الحرانی" اپنی کتاب "تحف العقول عن آل الرسول" میں لکھتا ہے:

"الامام مطهر من الذنوب، مبرء من العيوب" [۱]

"امام گناہوں سے پاک اور عیوب سے صاف ہوتا ہے"

شیعہ کہتے ہیں:

"وجوب عصمة النبيّ صلى الله عليه واله مع عدم وجوب عصمة الامام عليه السلام مما لا يجتمعان... كما وجب عصمة النبيّ صلى الله عليه واله وجب عصمة الامام" [۲]

"نبی اور امام دونوں معصوم ہیں، ایک کی عصمت اور دوسرے کی عدم عصمت کا اجتماع ناممکن ہے... نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے تو امام کا معصوم ہونا بھی ضروری ٹھہرے گا"

یعنی یہ کہنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو معصوم عن الخطا ہیں اور بارہ اماموں میں سے کسی امام کے متعلق یہ کہنا کہ وہ غیر معصوم ہے شیعہ دین کے مطابق درست نہیں۔

عصمت ائمہ کے بارے میں آخری نص نقل کر کے ہم اس موضوع کو سمیٹتے ہیں۔

مشہور شیعہ عالم محسن امین اپنی کتاب "اعیان الشیعۃ" میں کہتا ہے:

يجب في الامام ان يكون معصوماً كما يجب في النبيّ" [۳]

یعنی "امام کے متعلق معصوم ہونے کا عقیدہ رکھنا بھی اسی طرح واجب ہے جس

---

[۱] تحف الرسول صفحہ ۳۲۸۔

[۲] عقیدۃ الشیعۃ فی الامامۃ صفحہ ۲۳۶۔

[۳] اعیان الشیعۃ از محسن امین ۱/۱۰۱۔

طرح نبی کے متعلق معصوم ہونے کا عقیدہ رکھنا واجب ہے"

ان تمام نصوص واقتباسات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ شیعہ دین میں جس طرح امام انبیائے کرام کی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ اور اس کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے اسی طرح وہ معصوم عن الخطا بھی ہوتا ہے۔

انکار ختم نبوت کی طرف شیعہ علماء کی طرف سے اٹھایا جانے والا یہ دوسرا قدم تھا۔

وجوب اطاعت

تیسرے نمبر پر شیعہ فقہا و محدثین نے انکار ختم نبوت کے لیے جو عقیدہ وضع کیا وہ یہ تھا کہ اماموں کی اطاعت لوگوں پر فرض ہے یعنی جس طرح انبیائے کرام کے ارشادات و فرامین سے روگردانی کرنا کفر ہے اسی طرح اگر کوئی شخص بارہ اماموں میں سے کسی امام کی نافرمانی کرتا ہے یا اس کی اطاعت واتباع کو فرض نہیں سمجھتا تو وہ بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس لیے کہ وہ بھی انبیائے کرام کے ہم پلہ اور حاملین اوصاف نبوت ہیں۔ ابن بابویہ قمی اور ابن شیعہ حرانی متوفی ۳۸۱ھ شیعہ کے آٹھویں امام علی بن موسیٰ رضا سے روایت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"امامت انبیاء کا رتبہ ہے امام اللہ کا خلیفہ ہوتا ہے۔ امام اسلام کی بنیاد بھی ہے اور اس کی شاخ بھی۔

نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور دیگر فرائض و واجباتِ دین امام کے بغیر قبول نہیں ہوتے۔

امام کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ اشیاء کو حلال یا حرام قرار دے۔

امام اللہ کا خلیفہ اور اس کی طرف سے اس کے بندوں پر حجت ہوتا ہے۔

پوری کائنات میں امام سب سے زیادہ افضل ہوتا ہے کوئی اس کا ہم مرتبہ

نہیں ہوتا۔

یہ فضائل (نبوت کی طرح) وہبی اور غیر کسبی ہیں۔ امام نبوت کا خزانہ ہوتا ہے اس کے حسب ونسب پر تنقید نہیں کی جا سکتی۔

آخر میں بقول شیعہ امام علی رضا کہتے ہیں:

"مستحق للرئاسة مفترض الطاعة"

یعنی "اقتدار کا حق صرف امام کو ہوتا ہے، اس کی اطاعت لوگوں پر فرض ہوتی ہے" [۱]

امام کے واجب الاطاعت ہونے کے عقیدہ کی وضاحت کرتے ہوئے شیعہ محدث طوسی لکھتا ہے:

"حضرت ہارون علیہ السلام کی اطاعت بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح ان کی امت پر فرض تھی اس لیے کہ وہ شریک نبوت تھے، اور ظاہر ہے کہ اگر ہارون علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام کے بعد زندہ رہتے تب بھی ان کی اطاعت امت پر فرض رہتی اور چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے حضرت علی علیہ السلام کو وہ تمام مراتب عطا کیے تھے جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے دیے گئے تھے چنانچہ ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے بعد آپ کی امت پر علی علیہ السلام کی اطاعت (رسول اللہ کی طرح) فرض رہی" [۲]

قارئین اسی ایک نص سے ہی اندازہ کر سکتے ہیں کہ شیعہ دین میں امامت اور امام کا مفہوم کیا ہے اور یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ نہیں بلکہ وہ

---

[۱] امالی الصدوق صفحہ ۵۴۰، کمال الدین ۲/ ۶۷۷، تحف العقول للحرانی صفحہ ۳۲۶۔
[۲] تلخیص الشافی از طوسی ۲/ ۲۱۰۔

آپ کی نبوت میں شریک اور آپ کے ہم رتبہ و ہم پلّہ تھے۔

مزید وضاحت کرتے ہوئے طوسی لکھتا ہے:

"علیّ من الرسول الله صلی الله علیه و آله کنفسه، طاعته کطاعته و معصیته کمعصیته" [1]

"علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ کے ہم مثل ہیں، ان کی اطاعت رسول اللہ کی اطاعت ہے اور ان کی معصیت رسول اللہ کی معصیت ہے"

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مرتبہ برابر تھا، جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث، معصوم اور واجب الاطاعت تھے اسی طرح علی رضی اللہ عنہ بھی مبعوث، معصوم اور واجب الاطاعت تھے، رسالت اور امامت میں لفظی فرق تو ضرور ہے مگر حقیقت میں دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے۔

عیاذاً باللہ۔

چھٹی صدی ہجری کا مشہور شیعہ محدث ابو جعفر طبری اپنی کتاب "بشارۃ المصطفیٰ لشیعۃ المرتضیٰ" میں بیان کرتا ہے:

"ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ سے دریافت کیا کہ کیا حضرت علی کا یہ کہنا درست ہے کہ اللہ نے انھیں اپنی مخلوق کے لیے امیر مقرر کیا ہے؟

اس شخص کا یہ سوال سن کر آپ غصہ میں آگئے اور فرمایا:

علی مومنوں کے امیر ہیں، اللہ نے ان کی امارت کا فیصلہ فرشتوں کو گواہ بنا کر اپنے عرش پہ کیا ہے۔ علی اللہ کے خلیفہ اور مسلمانوں کے امام ہیں۔

علی کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔

---

[1] تلخیص الشافی از طوسی صفحہ ۸۱

ان کی معصیت اللہ کی معصیت ہے۔
ان کی پہچان میری پہچان ہے۔
ان کی امامت کا منکر میری نبوت کا منکر ہے۔
اور ان کی امارت کا منکر میری رسالت کا منکر ہے۔
یس علی، فاطمہ، حسن، حسین اور باقی نو امام اللہ کے بندوں پر حجت ہیں۔
ہمارا دشمن اللہ کا دشمن ہے اور ہمارا دوست اللہ کا دوست ہے" [1]

اس روایت سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ بارہ اماموں کی اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح امت پر فرض ہے۔

شیعہ، علی رضا ــ آٹھویں امام ــ سے نقل کرتے ہیں:

"آپ نے فرمایا: الناس عبید لنا فی الطاعة" [2]
یعنی "لوگ اطاعت کے اعتبار سے ہمارے غلام ہیں"۔

مجلسی لکھتا ہے:

"طاعة الائمة واجبة علی الناس فی اقوالهم وافعالهم" [3]
"لوگوں پر اماموں کے اقوال وافعال کی اطاعت فرض ہے"

بحار الانوار میں لکھتا ہے:

ان طاعة الائمة کطاعة الرسول ومعصیتهم کمعصیة الرسول" [4]
اماموں کی اطاعت رسول کی اطاعت ہے اور ان کی نافرمانی رسول کی

---

[1] بشارة المصطفیٰ از طبرسی متوفی ۵۲۳ھ مطبوعہ نجف، عراق۔
[2] ایضاً صفحہ ۷۰۔
[3] حق الیقین از مجلسی۔ باب اثبات الامامة صفحہ ۴۱۔
[4] بحار الانوار از ملا باقر مجلسی ۲۵/۳۶۱، عقیدة الشیعة فی الامامة صفحہ ۲۰۹۔

نافرمانی ہے۔

ابو خالد کابلی سے روایت کرتا ہے کہ انھوں نے کہا:

"میں حضرت علی زین العابدین ــــ شیعہ کے چوتھے امام ــــ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے پوچھا: اے صاحبزادۂ رسول! ہمارے اوپر اللہ کی طرف سے کن کی اطاعت فرض ہے؟

آپ نے فرمایا: "علی علیہ السلام کی پھر حسن اور حسین علیہما السلام کی۔ اور اب یہ سلسلہ ہم تک پہنچ چکا ہے"۔ [1]

کلینی لکھتا ہے: امام جعفر فرماتے ہیں:

"نحن قوم معصومون، امر الله تبارك وتعالى بطاعتنا، ونهى عن معصيتنا، نحن الحجة البالغة على من دون السماء وفوق الأرض"۔ [2]

"ہم سب بارہ امام معصوم عن الخطا ہیں، اللہ نے ہماری اطاعت کا حکم دیا ہے اور ہماری نافرمانی سے منع فرمایا ہے ہم آسمان سے نیچے اور زمین کے اوپر رہنے والوں کے لیے اللہ کی طرف سے حجت ہیں"

بارہ اماموں میں سے کسی اور امام کی طرف منسوب کرتے ہوئے یہی کلینی لکھتا ہے۔ انھوں نے کہا:

"طاعتي مفترضة مثل طاعة علي وكذلك الأئمة من بعدي"۔ [3]

---

[1] بحار الانوار از مجلسی۔ باب نص علی بن الحسین علیہ السلام ۳۸۶/۳۶۔

[2] اصول کافی ۲۶۹/۲ ــ [3] اصول کافی ۱۸۷/۱۔

"میری اطاعت علیؓ کی اطاعت کی طرح فرض ہے، اسی طرح میرے بعد آنے والے اماموں کی اطاعت بھی فرض ہے"

اسی بنا پر شیعہ مفسر "البحرانی" کہتا ہے:

"من جحد امامة امام الله فهو كافر مرتد"[1]

"بارہ اماموں میں سے کسی امام کی امامت کا انکار کرنے والا کافر و مرتد ہے"۔

مشہور شیعہ عالم مفید مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"امامیوں کا اس امر پر اتفاق ہے کہ جو شخص کسی امام کی امامت پہ ایمان نہ لائے اور اس کی اطاعت کی فرضیت کو تسلیم نہ کرے" فهو كافر ضال مستحق الخلود في النار"[2]

یعنی "وہ کافر، گمراہ اور جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے کا مستحق ہے"۔

اسی سلسلے میں ابن بابویہ قمی جسے شیعوں نے "صدوق" کا لقب دے رکھا ہے اپنی کتاب میں بڑی وضاحت کے ساتھ اس شیعی عقیدے کو بیان کرتا ہے:

"اعتقادنا فيمن جحد امامة امير المومنين علي بن ابي طالب عليه السلام والائمة من بعده انه كمن جحد نبوة جميع الانبياء"[3]

"جو شخص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام اور دیگر (گیارہ) اماموں کی امامت پہ ایمان نہ لائے ہمارا اس کے متعلق عقیدہ ہے کہ وہ اس شخص کی مانند ہے جو

---

[1] تفسیر البرہان، مقدمہ صفحہ ۲۱۔

[2] کتاب المسائل از مفید نقل از مقدمۃ البرہان للبحرانی صفحہ ۲۰۔

[3] اعتقادات الصدوق صفحہ ۱۱۳، عقیدۃ الشیعۃ فی الامامۃ صفحہ ۱۴۱۔

تمام انبیائے کرام کی نبوت کا منکر ہو"

بحرانی لکھتا ہے:

ان الائمة مثل النبي في فرض الطاعة والافضلية"[1]

"بارہ امام وجوب اطاعت اور افضلیت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم پلہ و ہم مرتبہ ہیں"

یعنی جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت واتباع امت پر فرض ہے اسی طرح بارہ اماموں کی اطاعت واتباع بھی فرض ہے۔ جس طرح رسول اللہ کی اطاعت کا منکر کافر ومرتد ہے اسی طرح اماموں کی اطاعت کا منکر بھی کافر ومرتد ہے۔

ابن بابویہ قمی کہتا ہے: امام باقر علیہ السلام نے فرمایا:

نحن معدن النبوة ونحن موضع الرسالة"...

"ہم نبوت کا خزانہ ہیں اور جائے رسالت ہیں، ہمارے پاس فرشتوں کی آمد ورفت رہتی ہے"[2]

طوسی کی کتاب تلخیص الشافی کا محشی سید حسین بحر العلوم لکھتا ہے:

"ان منطلق الامامة هو منطلق النبوة بالذات، والهدف الذي من اجله وجبت النبوة هو نفسه الهدف الذي من اجله تجب الامامة"[3]

"امامت کا وہی فلسفہ ہے جو نبوت کا ہے، اسی طرح جن مقاصد کی تکمیل کے لیے نبوت کا اجراء کیا گیا وہی مقاصد امامت کے بھی ہیں"۔

---

[1] تفسیر البرہان مقدمہ صفحہ ۱۹۔ [2] کمال الدین از ابن بابویہ قمی ۱/۲۰۶۔

[3] تلخیص الشافی از طوسی۔ حاشیہ ۴/۱۳۱، ومثلہ فی "عقیدہ الشیعۃ فی الامامۃ" صفحہ ۲۰۲۔

مزید لکھتا ہے: "الامامۃ اذن قرین النبوۃ"[۱]
"یعنی بنا بریں یہ کہا جا سکتا ہے کہ امامت نبوت کے ہم پلہ ہے"
اور ظاہر ہے جب امامت نبوت کے ہم پلہ و ہم رتبہ ہے تو امام بھی نبی و رسول کے ہم پلہ و ہم رتبہ ہوگا۔
بلکہ شیعوں کا عقیدہ ہے کہ بارہ امام انبیائے کرام سے افضل و اعلیٰ ہیں، چنانچہ شیعہ راہنما خمینی لکھتا ہے:

"ان من ضروریات مذھبنا انہ لا ینال احد المقامات الروحیۃ للائمۃ حتی ملک مقرب ولا نبیّ مرسل، وھذا من الأسس والأصول التی قام علیھا مذھبنا"[۲]

یعنی "یہ ہمارے مذہب کا بنیادی عقیدہ ہے کہ جو مراتب و مقامات اماموں کو حاصل ہیں ان تک کوئی مقرب فرشتہ یا کوئی رسول بھی نہیں پہنچ سکتا، اس عقیدے پر ہمارے مذہب کی بنیاد ہے۔"
خمینی نے اپنا یہ عقیدہ اکابرین شیعہ کی کتب سے اخذ کیا ہے۔ چنانچہ ملا باقر مجلسی لکھتا ہے:

"ان الائمۃ افضل من الانبیاء"[۳]
"امام انبیاء سے افضل ہیں۔"

الحر العاملی لکھتا ہے:

۱؎ ایضاً
۲؎ ولایت فقیہ در خصوص حکومت اسلامی صفحہ ۵۸ مطبوعہ ایران۔
۳؎ بحار الانوار از مجلسی ۲۶/۲۴۰۔

"الائمۃ الاثنا عشر افضل من سائر المخلوقات من الأنبیاء والاوصیاء السابقین"[1]

"بارہ امام سابقہ تمام انبیاء و اوصیاء اور ساری کائنات سے افضل ہیں"

شیعہ محدث ابن بابویہ قمی نے اپنی کتاب "عیون اخبار الرضا" میں عنوان قائم کیا ہے "افضلیۃ الائمۃ علی جمیع الانبیاء"[2]

یعنی "امام تمام انبیاء سے افضل ہیں"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ باقی تمام انبیائے کرام سے اماموں کے افضل ہونے کی تو شیعہ کتب میں تصریح موجود ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کہتے ہیں: "الائمۃ بمنزلۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ"[3]

"اماموں کا رتبہ رسول اللہ کے برابر ہے"

حالانکہ یہ محض تکلفاً اور عوامی ردعمل سے بچنے کے لیے کہا گیا ہے حقیقت میں یہ لوگ اپنے اماموں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل قرار دیتے ہیں[4]۔

بہر حال یہ بحث توضمناً آ گئی، موضوع چل رہا تھا شیعوں کے عقیدۂ انکار ختم نبوت کا۔ ہم نے بیان کیا تھا کہ شیعوں کے نزدیک اماموں کی اطاعت فرض ہے اب ہم اماموں پر نزولِ وحی کے عقیدے کی وضاحت کرتے ہیں۔

---

[1] الفصول المهمۃ فی اصول الائمۃ از حر عاملی صفحہ ۱۵۲۔

[2] عیون اخبار الرضا از قمی ۱/۲۶۲۔

[3] اصول کافی ۱/۲۷۰۔

[4] تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو۔ الشیعۃ واهل البیت از علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۱۹۱۔